مولانا حکیم محمد عمر صاحب
ہوتی۔ مردان

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی کرامت

1946 میں جبکہ بندہ مظاہر العلوم سہارنپور میں پڑھتا تھا ایک دن عصر کی نماز کے بعد اپنے سرپرست چچا حضرت مولانا دوست محمد صاحب مرحوم کے ہمراہ جو کہ اس سال دورہ حدیث میں پڑھتے تھے' محلّہ قصاباں سہارنپور کی مسجد کے پیش امام مولانا حاجی اکبر صاحب ہزاروی سے ملنے کے لئے گئے جو کہ بزرگوار مولانا دوست محمد صاحب کے دورۂ حدیث میں ہم سبق تھے' تو میں نے دیکھا کہ محلّہ کے تمام گھروں پر مسلم لیگ کے پرچم لگے ہوئے تھے' جو کہ بندہ نے محسوس کیا مگر اظہار نہ کیا۔ اور اسی رات کو عشا کے بعد جوبلی باغ میں جہاں اکثر جلسے ہوا کرتے تھے۔ جمعیت علماء ہند کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی تقریر تھی تو ہم بھی تقریر سننے کے لئے چلے گئے' تو اتفاقاً پھر دوسرے دن عصر کی نماز کے بعد ہم مسجد محلّہ قصاباں کے پیش امام مولانا حاجی اکبر صاحب سے ملنے کیلئے چلے گئے تو میں نے دیکھا کہ تمام محلّہ کے سارے گھروں پر جمعیت علمائے ہند کے پرچم لگے تھے تو بندہ کو غیر معمولی حیرت ہوئی اور بزرگوار حضرت مولانا دوست محمد صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کیا عجیب واقعہ ہے کل سارے محلے کے گھروں پر مسلم لیگ کے جھنڈے اور آج سارے محلے کے گھروں میں جمعیت علماً کے پرچم ہیں۔ تو انھوں نے فرمایا کہ یہ تو کل رات ایک واقعہ ہوا تھا جب مولانا مدنی صاحب جلسے میں تقریر فرما رہے تھے اور انکو سہارنپور سٹیشن سے ایک بجے کی گاڑی میں دہلی لے جا کر وہاں سے بذریعہ جہاز سلہٹ جانا تھا۔ وہاں سلہٹ میں صبح آٹھ بجے انکی تقریر تھی (اور الیکشن کے لئے تیاریاں جوش و خروش سے ہو رہی تھیں) لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے تقریر کا موضوع پورا کر کے گاڑی کو نہ پہونچنے کا (خطرہ) خدشہ پیدا ہو گیا' تو کانگریس کے صدر نے جو کہ سٹیج پر موجود تھے کہہ دیا کہ آپ فکر نہ کریں اور تقریر

پوری کریں میں اپنی موٹر پر آپکو جہاز کے لئے دہلی لے جانے کا انتظام کرتا ہوں۔ جب مولانا مدنی صاحب تقریر سے فارغ ہو کر موٹر میں دہلی کو روانہ ہو گئے تو شہر سے باہر چند میل کے فاصلہ پر آبادی سے دور سڑک پر ایک موٹر کھڑی تھی اور اسمیں دو آدمی تھے۔ جنہوں نے مولانا صاحب کے جانے کیلئے راستہ بند کیا تھا کہ مولانا صاحب کو روک دیں گے اور پیچھے سے قصائی مسلح مسلم لیگی نوجوان زیادہ تعداد میں بذریعہ بس روانہ ہو گئے کہ آگے راستے میں رکے ہوئے مولانا مدنی پر سب حملہ کر کے قتل کر دیں گے۔ ادھر مولانا مدنی صاحب جب مسلم لیگیوں کی موٹر کے قریب پہنچ کر رک گئے اور وہ دونوں مسلم لیگی آدمی اپنی موٹر سے باہر کھڑے تھے۔ تو مولانا مدنی صاحب فوراً اپنی موٹر سے اتر کر انکی موٹر میں بیٹھ گئے پھر جب انہوں نے دیکھا تو دونوں موٹروں میں مولانا مدنی صاحب بیٹھے تھے تو وہ دونوں آدمی گھبراہٹ کی وجہ سے اپنی موٹر کے قریب ہی نہیں جاسکتے تھے ادھر دیوبند کے طلبہ جو کہ مولانا مدنی کے ہمراہ جلسہ کے لئے آئے تھے ۔انکو اطلاع ہو گئی تو وہ بھی فوراً مسلح ہو کر دوسری بس کے ذریعہ روانہ ہو گئے۔ تو شہر سے باہر کچھ فاصلہ پر دیکھا کہ وہ قصائی مسلم لیگیوں کی بس راستہ میں پنکچر کھڑی ہے لیکن یہ طلبا کسی قسم کے تعرض کے بغیر آگے چلے گئے کہ مولانا صاحب تک پہنچ جائیں۔ آگے چل کر حضرت مولانا صاحب موٹر سے اتر گئے طلبا مطمئن ہو گئے کہ مولانا صاحب کو صحیح سلامت پایا' پھر مختصر گفتگو کے بعد مولانا صاحب نے طلباً سے فرمایا کہ یہ (مسلم لیگیوں کی) موٹر (جو کہ پنکچر تھی لیکن ان مسلم لیگیوں کو خبر نہ تھی) اپنے ساتھ بس کے ساتھ باندھ کر لے چلو اور راستے میں جو پنکچر شدہ بس ہے اسکو بھی باندھ کر ساتھ لے چلو۔ مگر یاد رکھو کہ انکو کسی قسم کی تکلیف آپکی طرف سے نہ پہونچے تو اس معاملہ سے وہ مسلم لیگی قصابان متاثر ہو کر سب کے سب جمعیت میں شامل ہو گئے۔

......O☆☆O......